REGD No L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل لاہور

یوم سہ شنبہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ ”
سہ ماہی ۶ ”
ماہوار ۲½ ”

فی پرچہ ۱/

۱۱ ذیقعدہ ۱۳۶۸ھ

جلد ۳	۶ ؍ اخاء ۱۳۲۸ ھش	۶ ؍ ستمبر ۱۹۴۹ء	نمبر ۲۰۴

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی لاہور میں تشریف آوری

لاہور ۵ ؍ ماہ اخاء۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز معہ اہل بیت و دیگر اصحاب قافلہ آج ساڑھے سات بجے شب پاکستان میل کے ذریعہ بخیر و عافیت کوئٹہ سے لاہور تشریف لے آئے۔ سٹیشن پر بہت بڑی تعداد میں احباب جماعت اپنے آقا کا خیر مقدم کرنے کے لئے موجود تھے۔ جب گاڑی پلیٹ فارم پر پہنچی۔ تو ”اللہ اکبر“ ”حضرت امیر المومنین زندہ باد“ ”اسلام زندہ باد“ کے نعروں سے فضا گونج اٹھی۔ حضور ایدہ اللہ نے باوجود سفر کی تکان کے تمام خدام کو مصافحہ کا شرف بخشا۔ اور پھر بذریعہ کار رتن باغ تشریف لے گئے۔ حضور کی صحت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

جائیداد پر قبضہ ۔ نئی دہلی ۵ ستمبر۔ صوبہ یو۔پی کے شہر امروہہ میں اب تک دس لاکھ روپے کی جائیداد پر مہر لگائی جا چکی ہے۔ نیز مسلمانوں کا ایک لاکھ کے قریب روپیہ بنکوں میں روک لیا گیا ہے۔

کشمیر سے ہندوستانی فوجوں اور راشٹریہ سیوک سنگھ کی ٹولیوں کو فوراً واپس بلا لیا جائے

جمعیت اقوام سے مشرقی بنگال کی آدی باسی لیگ کا مطالبہ

ڈھاکہ ۵ ستمبر۔ مشرقی بنگال کی آدی باسی لیگ نے اتحادی قوموں کی انجمن پر زور دیا ہے۔ کہ وہ ہندوستان اور کشمیر میں راشٹریہ سیوک سنگھ کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کی طرف فوری طور پر توجہ کرے۔ چنانچہ لیگ نے آج ایک جلسہ میں قرارداد منظور کی ہے۔ جس میں مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ کشمیر سے ہندوستانی فوجوں اور راشٹریہ سیوک سنگھ کی ٹولیوں کو فوراً واپس بلا لیا جائے۔ کیونکہ ان کی وہاں مسلسل موجودگی دنیا کے امن اور فرقہ وارانہ یکجہتی کے لئے زبردست خطرہ ہے۔ آدی باسی لیگ کے صدر مسٹر کبیر بنیتی نے قرارداد پر تقریر کرتے ہوئے ہندوستان پر الزام لگایا۔ کہ وہ کشمیر میں آزاد و غیر جانبدار رائے شماری کی راہ میں جان بوجھ کر رکاوٹیں ڈال رہا ہے۔ انہوں نے کہا۔ ہندوستانی فوجوں کی موجودگی میں اور راشٹریہ سیوک سنگھ کے زیر سایہ آزاد و غیر جانبدار رائے شماری ہو ہی نہیں سکتی۔ کشمیر میں فوجیں بھیجنے کا ہندوستان کو کوئی حق نہیں پہنچتا۔ کیونکہ وہاں مسلمانوں کی زبردست اکثریت ہے۔ اقتصادی۔ سیاسی۔ جغرافیائی۔ تمدنی۔ مذہبی الغرض ہر لحاظ سے کشمیر پاکستان کا لازمی حصہ ہے۔ ہندوستان کے پاس اپنے دعوے کی تائید میں کوئی اخلاقی جواز نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ وہ ایسی چالیں چل رہا ہے۔ کہ عارضی صلح کے سمجھوتے پر عمل نہ ہو سکے۔

لاہور ۵ ستمبر۔ مغربی پنجاب ورکنگ جرنلسٹس یونین آف مغربی پنجاب کی مجلس عاملہ نے ایک قرارداد کے ذریعہ صوبہ سرحد میں ”انقلاب“ کے داخلہ پر پابندی کے خلاف احتجاج کیا ہے۔

پاکستان میں صنعتوں کو فوری طور پر ترقی دینے کی اشد ضرورت

خام مال کو برآمد کرنے کی بجائے اپنے ہی ملک میں استعمال کرنے کی ترغیب

ڈھاکہ ۵ ستمبر۔ مشرقی بنگال کے وزیر صنعت مسٹر حمید الحق چودھری نے زور دیا ہے۔ کہ ملک میں صنعتوں کو فوری طور پر ترقی دینے کی اشد ضرورت ہے۔ تاکہ خام مال کو برآمد کرنے کی بجائے اپنے ہی ملک میں استعمال کیا جا سکے۔ کل انہوں نے یہاں ایک پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ پاکستان کی اقتصادی ترقی کو صرف زراعت کے ساتھ ہی وابستہ سمجھنا خطرناک غلطی ہے۔ زراعت کے ساتھ ساتھ صنعتوں کی ترقی کی طرف سے کسی صورت بھی توجہ نہیں ہٹائی جا سکتی۔ زمینوں کے بارے میں جو نئی اصلاحات نافذ ہونے والی ہیں۔ ان کی وجہ سے آئندہ لوگ زمینوں پر روپیہ کم لگائیں گے۔ نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ کرنسی کا پھیلاؤ بڑھ جائیگا۔ مشرقی بنگال کی درآمد و برآمد کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا۔ اگر اپنے خام مال کو استعمال کرنے کا ہمارے ہاں خاطر خواہ انتظام ہوتا۔ تو یہ صورت کبھی پیدا نہ ہوتی۔ اور ہم پچاس کروڑ روپیہ کا بنا بنایا مال باہر سے منگوانے پر مجبور نہ ہوتے۔ اگر یہی صورت حال کچھ عرصہ اور جاری رہی۔ تو خطرہ ہے۔ کہ غیر ملکی خریدار ہمارے مال کی قیمتیں کم کر دیں گے۔ حکومت کی سکیموں پر روشنی ڈالتے ہوئے انہوں نے کہا۔ کہ بیٹ سن۔ کاغذ اور کپاس سے مال تیار کرنے کے لئے تین کمپنیاں قائم کی جا رہی ہیں۔ جو رجسٹرڈ ہو چکی ہیں۔ ابتدائی سرمایہ حکومت لگائے گی۔ لیکن نجی سرمایہ لگانے کی بھی دعوت دی جائے گی۔ تا لوگ اپنا روپیہ نفع مند کام پر لگائیں۔ اور ملک کو اس قابل بنا دیں کہ وہ غیر ملکی سرمایہ کا محتاج نہ رہے۔

اقتصادی تباہی کا سامنا

لاہور ۵ ستمبر۔ مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کے رکن مولانا علاؤ الدین صدیقی نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ ہندوستان میں مسلمانوں کی جائیدادیں ضبط کرنے اور بنکوں کے روپے کو روک لینے کی جو مہم جاری ہے۔ اگر اسے موثر طریق پر روکا نہ گیا۔ تو ہندوستان و پاکستان کے مسلمانوں کو عنقریب اقتصادی تباہی کا سامنا کرنا پڑیگا۔ انہوں نے زور دیا ہے کہ پاکستان میں متروکہ جائیداد کے آرڈیننس کا نفاذ زیادہ سختی کے ساتھ ہونا چاہیئے۔ اور متعلقہ افسران کو ہدایت کر دینی چاہیئے۔ کہ وہ غیر مسلموں کی دستاویزوں کی ...

بجلی کی بہم رسانی کے متعلق درخواستوں کی آخری تاریخ

لاہور ۵ ستمبر۔ مغربی پنجاب میں بجلی کے متوقع استعمال کنندگان یا زیادہ مقدار میں بجلی حاصل کرنے والے اشخاص کو حکومت کی طرف سے ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ سیکرٹری الیکٹریسٹی پاور کنٹرول بورڈ ۳ ٹمپل روڈ لاہور کو زیادہ سے زیادہ ۳۰ ستمبر ۱۹۴۹ء تک اپنی ضروریات سے مطلع کریں۔ اس طرح حکومت اگلے دس سال تک بجلی کے کل مطالبہ کا اندازہ لگانے کے قابل ہو جائے گی۔ جس ترتیب سے درخواستیں موصول ہونگی۔ اسی ترتیب سے بجلی مہیا کی جائے گی۔

خان عبد القیوم خان آج کراچی روانہ ہو رہے ہیں

پشاور ۵ ستمبر۔ سرحد کے وزیر اعظم خان عبد القیوم خان ۶ ستمبر کو ٹرین کے ذریعہ کراچی روانہ ہو رہے ہیں۔ آپ پاکستان کے دار الحکومت میں ۲۳ ستمبر تک مقیم رہیں گے۔ اس دوران میں آپ ”پاکستان انڈسٹریز کانفرنس“ میں بھی شریک ہوں گے۔ جو ۸ ستمبر سے ۱۰ ستمبر تک جاری رہے گی۔ نیز آپ ایسے اہم امور کے بارے میں جو آپ کے اپنے صوبے سے گہرا تعلق رکھتے ہیں۔ مرکزی حکومت کے اعلیٰ احکام سے گفت و شنید کریں گے۔

روسی اخبار نویسوں کا وفد ”اسرائیل“ میں

عمان ۵ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ روسی اخبار نویسوں کا ایک وفد اسی ہفتے کے دوران میں ”اسرائیل“ پہنچنے والا ہے۔ یہ وفد دس مشہور روسی اخبار نویسوں ۴ پر مشتمل ہوگا۔ اس میں ”پرودا“ کے ایڈیٹر بھی شامل ہوں گے۔ (استقلال)

چین کے جنوبی صوبے یونان میں بغاوت

مواصلات کے اہم سلسلے منقطع ہو گئے

ہانگ کانگ ۵ ستمبر۔ چین کے انتہائی جنوبی صوبے یونان کے گورنر نے نیشنلسٹ حکومت کے خلاف کل جو علم بغاوت بلند کیا تھا۔ اس کے سلسلے میں آج یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ باغی فوجوں نے صوبے کے صدر مقام کنمنگ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس انقلاب کے سلسلے میں کشت و خون کی کوئی اطلاع نہیں ملی۔ یونان کا صوبہ جس کی آبادی ایک کروڑ بیس لاکھ ہے۔ چین کا نہایت اہم علاقہ ہے۔ فرانسیسی ہند چینی اور برما سے اس کی سرحدیں ملتی ہیں۔ یونان میں بغاوت کی وجہ سے مواصلات کے اہم سلسلے منقطع ہو گئے ہیں۔ اور کنٹن کے بعد چنگنگ کو دار الحکومت بنانے کے منصوبوں پر پانی پھر گیا ہے۔ مبصروں کا کہنا ہے۔ کہ نیشنلسٹ ہاتھوں سے یونان کے نکل جانے کے باعث نیشنلسٹ حکومت نہ صرف ... ہوائی آمد و رفت کے ایک انتہائی اہم سلسلے سے محروم ہو گئی ...

مسلمانوں سے جموں چھوڑ جانے کا مطالبہ

سیالکوٹ ۵ ستمبر۔ ابھی حال ہی میں جموں کے بعض مسلمان پناہ گزین سرحد پار کر کے پاکستان پہنچے ہیں۔ ان کے بیانات سے پتہ چلا ہے۔ کہ گذشتہ دنوں راشٹریہ سیوک سنگھ کے اراکین نے جموں شہر کی دیواروں پر بڑے بڑے اشتہار چسپاں کئے تھے۔ جن میں مسلمانوں سے مطالبہ کیا گیا تھا۔ کہ وہ فوری طور پر جموں کو خیرباد کہہ دیں۔ انہوں نے اپنے بیان میں بتایا ہے۔ کہ جب سے راشٹریہ سیوک سنگھ پر سے پابندی ہٹائی گئی ہے۔ ریاست میں خوف و ہراس کا دور دورہ ہے۔ اور اگر یہی حالت کچھ عرصہ اور رہی۔ تو جموں کے صوبے میں کوئی مسلمان بھی باقی نہ رہے گا۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کوآپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔

روزنامہ — الفضل — لاہور

۵ ستمبر ۱۹۴۹ء

اسلام کی برتری

(۲)

اسلام کا نقطۂ مرکزی ہے توحید باری تعالے اس کے دو پہلو ہیں ایک اثباتی اور دوسرا منفی۔ اثباتی پہلو تو یہ ہے کہ یہ ایمان لانا کہ ایک ایسی ہستی ہے جو اس کائنات کی نہ صرف مالک و متصرف ہی ہے بلکہ اسکو نیستی سے ہستی میں بھی لاتی ہے۔ اور اسی آخری حق کی وجہ سے وہ اس کی مالک و متصرف بھی ہے۔ منفی پہلو یہ ہے۔ کہ اسکے سوا اور کوئی ہستی نہیں ہے۔ جسکو اس کا شریک کار سمجھا جائے۔ یعنی اللہ تعالے اپنی خدائی میں منفرد ہے اور لاشریک ہے۔

اسلام سے پہلے بیشک انبیاء علیہم السلام یہی نقطۂ مرکزی قائم کرنے کے لئے مبعوث ہوتے رہے ہیں لیکن دنیا کے حالات چونکہ ابتدائی دوروں میں سے گزر رہے تھے۔ اور انسانی دماغ اس مفہوم کو پورے طور پر اپنانے کے لئے پورے ارتقا کو نہیں پہنچا تھا اس لئے باوجود انبیاء علیہم السلام کی کوششوں کے اور ان کے اس نقطۂ مرکزی کی پوری پوری وضاحت کرنے کے اس کے وہ پہلو جو اسکو انسانی دماغ میں مستحکم کر سکتے تھے۔ اور وہ ذرائع اور طریقے جو اس کی حفاظت کر سکتے تھے۔ انسانی ارتقا کی خامیوں کی وجہ سے پورے پورے ذہن نشین نہیں ہو سکتے تھے اور اگر ہوتے بھی تھے۔ تو ان کے استحکام و تحفظ کے امکانات مشتبہ تھے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام سے پہلے تمام وہ مذاہب بھی جن کی ابتداء الہام سے ہوئی بگڑتے رہے۔ اور انسانی دماغ کی ناپختگی آسانی سے اسلام کے اس نقطۂ مرکزی کو شرک کے غبار میں چھپا دیتی رہی۔

اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسلام سے پہلے دنیا دو متضاد خیال کے گروہوں میں تقسیم ہو گئی۔ ایک تو وہ گروہ جو عقلیت کا قائل ہے۔ جو عقل کا اور صرف عقل کا پیرو ہے۔ یہ گروہ عموماً تعلیم یافتہ لوگوں پر مشتمل ہے۔ اور اس کی تعداد کچھ زیادہ نہیں رہی۔ یہ گروہ کسی بالا ہستی کو نہیں مانتا۔ صرف قانون قدرت کا قائل ہے۔ اور اپنی عقل پر بھروسہ رکھتا ہے۔ اس گروہ کے اندر بھی تفریق ہے۔ اور مختلف فرقے اس میں بھی پیدا ہوتے رہے ہیں۔ دوسرا گروہ وہ ہے جو ایک یا زیادہ دیوتاؤں یعنی ایسی ہستیوں کا قائل ہے جو انسان سے بالا ہیں۔ اور اس تمام کائنات کو معرض وجود میں لانے اور اسکو چلانے کی ذمہ دار ہیں۔ یہ گروہ عبودیت کا قائل ہے۔ اس گروہ میں ہر ذہنیت کے لوگ آ سکتے ہیں۔ اعلےٰ سے اعلےٰ ذہنیت اور پست سے پست ذہنیت رکھنے والے سب ہی قسم کے لوگ اس میں شامل رہے ہیں۔ یہ تقسیم جو ہم نے کی ہے محض سمجھنے کے لئے کی ہے۔ ورنہ یہ مشکل ہے۔ کہ ان دونوں گروہوں کے درمیان کوئی واضح خط فاصل کھینچا جا سکے۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ تقریباً تمام اقوام میں دونوں گروہوں کے لوگ ملیں گے۔

اصل میں بات یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام جو وقتاً فوقتاً مختلف قوموں میں مبعوث ہوتے رہے ہیں۔ وہ اپنی اپنی قوم کے تمام افراد کو مخاطب کرتے تھے۔ ان میں جو سعید روحیں ہوتیں۔ وہ ان کے ساتھ شریک کار ہو جاتیں۔ اور رفتہ رفتہ ایک خاص مدت تک وہ قوم اپنے نبی کی تعلیم میں رنگ جاتی۔ لیکن ایک حد پر پہونچ کر پھر انتشار پیدا ہو جاتا۔ اور قوم اپنے اپنے خیالات کے مطابق پھر ان متذکرہ بالا دو گروہوں کی صورت اختیار کر لیتی۔ یہ عمل ایک مدت تک جاری رہا۔ یہاں تک کہ اقوام کی ذہنیت بتدریج ایک خاص معیار پر پہنچ گئی۔ اور انسانی ذہن اس قابل ہو گیا۔ کہ جذبہ عبودیت اور عقلیت میں جو تضاد پیدا ہو گیا۔ اسکو ہمیشہ کے لئے پورے پورے زور سے مٹا دیا جائے۔ اور صراط مستقیم کی صحیح صحیح اور واضح نشان دہی کر دی جائے۔ اور ایک ایسی عالمگیر کسوٹی دنیا کے سامنے رکھ دی جائے۔ جس پر ہر ایک اپنی زندگی کے لائحہ عمل کو پرکھ سکے۔

سیدنا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت آپ کے مقام پیدائش کے ارد گرد جو چھوٹی موٹی قومیں آباد تھیں۔ ان کو چار گروہوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ عرب کے بت پرست۔ عیسائی۔ یہودی۔ اور ایران کے آتش پرست۔ یہ چاروں گروہ انبیاء علیہم السلام کے قائل تھے۔ مگر مختلف مدارج کے ساتھ تمام کے تمام مشرک ہو چکے تھے۔ عرب تو خالص بت پرستی میں غرق ہو چکے تھے۔ بے شک وہ ایک خدا کے بھی قائل تھے۔ مگر علاوہ بتوں کو پوجتے تھے۔ خواہ وہ بت ان کی نظر میں نہ ذاتہٖ ان کے حاجت روا تھے یا بطور واسطہ کے۔ آتش پرست آگ کو اللہ تعالے کا مظہر سمجھ کر پوجتے تھے۔ اور عیسائیوں نے حضرت عیسے علیہ السلام اور آپ کی والدہ کو اللہ تعالے کا ہی ایک حصہ بنا دیا تھا۔ یہودی اگرچہ ان تینوں میں سے زیادہ خدا پرست تھے۔ اور واحد خدا کو مانتے تھے۔ لیکن ان میں بھی طرح طرح کی مشرکانہ رسومات رائج ہو چکی تھیں۔ اور عملاً وہ بھی مشرک ہی تھے۔ یہ تقسیم تو مذہبی نشانوں کے لحاظ سے تھی۔ لیکن جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ دراصل یہ تمام قومیں عقلیت اور عبودیت کے دو گروہوں میں بٹی ہوئی تھیں

اسلام کی بعثت کے وقت عقلیت اور عبودیت میں جو مشترکہ چیز نظر آتی ہے۔ وہ شرک ہے۔ عقلیت والے گو کسی محسوس خداوند کو تو نہیں پوجتے مگر عقل کو ہی چونکہ اپنا پورا پورا حاجت روا سمجھتے تھے۔ اس لئے گو وہ ان معنوں میں مشرک نہیں سمجھے جا سکتے تھے۔ جن معنوں میں مٹی۔ پتھر اور لکڑی کے بتوں کو یا انسانوں کو خدا تعالے یا اس کا مظہر سمجھ کر پوجنے والے لیکن ایسی دراصل وہ بھی مشرک۔ گو ان کا شرک مرئی نہیں۔ بلکہ غیر مرئی اور صرف ذہنی ہے۔

ہم نے اوپر صرف ان قوموں کا ذکر کیا ہے جو اسلام کے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے وقت آپکی مقام پیدائش کے ارد گرد آباد تھیں۔ لیکن دراصل اس وقت تمام دنیا کی ذہنیت اسی درجہ پر پہنچی ہوئی تھی۔ برعظیم ہند میں ہندو اور چین میں بودھ وغیرہ بڑے بڑے مذاہب کے پیروؤں کی تقریباً یہی حالت تھی۔ انسانی دماغ ارتقا کی ایک خاص منزل پر پہونچ چکا تھا۔ اور یہ وقت تھا کہ حقیقت کے چہرے سے پردہ اٹھا دیا جائے۔

دنیا کی یہ حالت تھی کہ اللہ تعالے نے قرآن کریم کو نازل فرمایا۔ اور اس میں اپنی توحید کو واضح ترین الفاظ میں بیان فرما دیا۔ اور بیان و کلام کے تمام ممکن طریقے اختیار کئے۔ تاکہ یہ چیز لوگوں کے دلوں پر ایسی نقش ہو جائے کہ پھر بمشکل مٹ سکے۔ چنانچہ اللہ تعالے نے نہایت مختصر مگر جامع اور مانع الفاظ میں اسکو بیان کر دیا

لا الٰہ الا اللّٰہ

اس چھوٹے سے جملے میں توحید کے منفی اور اثباتی دونوں پہلوؤں کو بیان کر کے اسکو بطور ماٹو کے پیش کیا۔ یہی نہیں بلکہ قرآن کریم میں اس حقیقت کو کئی کئی پیراؤں سے بیان کر دیا۔ تاکہ اس کتاب کے پڑھنے والے کے دل پر یہ مرکزی نقطہ نقش کالحجر ہو جائے۔ پھر ایسی عبادات مقرر فرمائیں۔ کہ جو اس چیز کو اور بھی دلوں پر جمانے میں ممد و معاون ہوں۔ بے شک پہلے تمام انبیاء بھی یہی تعلیم لے کر آئے تھے۔ لیکن قرآن کریم میں صرف نظری طور پر یہ تعلیم نہیں دی گئی۔ بلکہ اس پر اتنا زور دیا گیا ہے۔ کہ ایک سرسری نظر سے اس کا مطالعہ کرنے والا انسان بھی اس کا اثر قبول کئے بغیر نہیں رہ سکتا

اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ آج تیرہ سو سال کے بعد ہم دیکھتے ہیں کہ وہ قومیں بھی جو بظاہر اپنے قدیم مذاہب اور رسومات سے چمٹی ہوئی نظر آتی ہیں۔ وہ قومیں جو چند ہی سالوں میں توحید کا رشتہ گم کر دیتی تھیں آج ان کو کوئی چارہ نہیں رہا۔ مگر یہ کہ وہ توحید کی قائل ہوں۔ وہ اقوام جنہوں نے قبیلہ قبیلہ کا بت جدا بنا رکھا ہے۔ وہ اقوام جنہوں نے خدائی کو مختلف حصوں میں تقسیم کر رکھا ہے حتی کہ وہ لوگ بھی جو محض عقلیت پرست ہیں آج کسی نہ کسی صورت میں ایک خدا کے قائل ہو گئے ہیں۔

خواہ یہ قومیں یہ لوگ تسلیم کریں یا نہ کریں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم کا رعب سب کے دلوں پر چھایا ہوا ہے۔ اور دنیا میں اسکی موجودگی کی وجہ سے جرأت نہیں کر سکتیں کہ توحید باری تعالے کا انکار کر سکیں۔

بے شک آج بھی بت پرست اقوام نے اپنی بت پرستانہ اور مشرکانہ رسومات کو نہیں چھوڑا اور آج بھی وہ ان کی پابندی کر رہی ہیں۔ لیکن اگر غور کیا جائے۔ تو خود ان قوموں کی ذہنیت بھی بدل چکی ہے۔ گو وہ آبائی رسومات کو جنہوں نے صدیوں سے ان کے ذہنوں پر قبضہ پایا ہوا ہے۔ نہیں ترک کر سکیں۔ لیکن عام طور پر آپ ان کی زبان پر بھی واحد خدا کا نام ہی پائیں گے۔ خواہ وہ کسی زبان میں ہو۔

دنیا مانے یا نہ مانے یہ قرآن کریم کی تعلیم کا ہی اعجاز ہے۔ کہ خود ان لوگوں نے جو اسلام کے دشمن ہیں۔ اور جنہوں نے قرآن کریم کی تعلیم پر اعتراض کرنے کے لئے قلم اٹھائے ہیں۔ اور بظاہر اس کی تعلیم کے خلاف لکھا ہے غیر محسوس طور پر قرآن کریم کے اس اعجاز کا اثر قبول کیا ہے۔ اور جس وقت سے وہ بظاہر اسلام کی تعلیم کے خلاف لکھ رہے ہوتے ہیں۔ خود اس کی اس خوبی سے متاثر ہوتے ہیں۔

الغرض قرآن کریم نے نہ صرف توحید باری تعالے کے مثبت پہلو کو دنیا میں مستحکم کر دیا ہے۔ بلکہ بتدریج اسکے منفی پہلو کو بھی قائم کرتا چلا جاتا ہے۔ اور وہ لوگ بھی جو مسلمان نہیں کہلاتے اور بظاہر اسلام کے مخالف ہیں۔ صرف اپنے محسوس ہونے والے بت توڑ پھوڑ کر پھینک رہے ہیں۔ بلکہ اپنے ذہنی بتوں کو بھی چور چور کر رہے ہیں۔ اور تمام دنیا اسلام کے اس مرکزی نقطہ کے گرد جمع ہوتی چلی جا رہی ہے۔ اور وہ دن قریب ہے کہ توحید باری تعالے کے دونوں پہلو مثبت اور منفی قائم ہو جائیں گے۔

یہ قرآن کریم کا ایک ادنےٰ اعجاز ہے جو ہم دیکھ رہے ہیں۔ اور ساری دنیا اگر آج نہیں دیکھ رہی تو کل ضرور یہ دیکھ لے گی۔ ایسی صورت میں یہ کہنا کہ اسلامی اصول دنیا کی ایک مربع گز زمین پر بھی اس وقت قائم نہیں۔ اور یہ کہ باطل پر حق کامیاب نہیں ہو رہا کس قدر سطحی ہے۔ اور حقیقت سے کس قدر ناواقفیت کا اظہار ہے۔ ہم آئندہ انشاء اللہ یہ ثابت کریں گے۔ کہ مغرب کی موجودہ مادی ترقیاں قرآن کریم کے اس ادنےٰ سے اعجاز کا ایک بالواسطہ نتیجہ ہیں۔

جماعت احمدیہ کی ظاہری ترقی ہوائی فضا کے ساتھ وابستہ ہے

حضرت مسیح موسوی اور حضرت مسیح محمدی کے دو لطیف کشف

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

اللہ تعالےٰ کی یہ سنت ہے کہ جہاں وہ اپنے مرسلوں اور ماموروں کو ان کی جماعتوں کی آئندہ دینی اور روحانی ترقیات کی خبر دیتا ہے۔ وہاں بسا اوقات ان کی ظاہری اور مادی ترقی کے متعلق بھی قبل از وقت اشارے کر دیتا ہے۔ اور یہ اشارے سراسر فضل اور رحمت کا موجب ہوتے ہیں۔ کیونکہ مومن ان سے فائدہ اٹھا کر خدا کی نیک تقدیروں کو اپنے لئے جمع کر لیتے ہیں۔ اسی تعلق میں میں اپنے مندرجہ ذیل نوٹ میں حضرت مسیح ناصری یعنی حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور حضرت مسیح محمدی یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو کشفوں کا ذکر کرتا ہوں جن میں ان ہر دو بزرگ رسولوں کو ان کی جماعتوں کی آئندہ ترقی کی خبر دی گئی تھی۔ چنانچہ انجیل میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے ایک کشف کا ذکر آتا ہے۔ جس میں انہوں نے خدا سے نصرت پا کر پانیوں پر چلنے کا نظارہ دکھایا۔ انجیل میں آتا ہے کہ:۔

"یسوع مسیح رات کے چوتھے پہر ان لوگوں کی طرف گیا۔ جو جھیل کی سطح پر کشتی میں سوار ہو کر جا رہے تھے۔ اس وقت مسیح پانیوں کے اوپر پا پیادہ چلا۔ اور جب اس کے حواریوں نے اسے جھیل کی سطح پر چلتے ہوئے دیکھا تو وہ گھبرا کر کہنے لگے کہ یہ تو ایک روح آتی ہے۔ اور وہ ڈر کے مارے چیخنے اور پکارنے لگے۔ لیکن مسیح نے انہیں آواز دے کر تسلی دی۔ اور کہا گھبراؤ مت اور تسلی رکھو۔ یہ میں ہوں۔ اور تمہیں ڈرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے"۔

(متی باب ۱۴۔ آیات ۲۵ تا ۲۷)

میرے پاس چونکہ اس وقت اردو کی انجیل نہیں ہے۔ میں نے اوپر کا حوالہ انگریزی کی انجیل سے ترجمہ کر کے لکھا ہے۔ اور ممکن ہے میرے الفاظ کچھ مختلف ہو گئے ہوں۔ مگر بہرحال مفہوم وہی ہے جو اوپر بیان کیا گیا ہے۔ انجیل نے حسب عادت حضرت مسیح ناصری کے اس کشف کو ایک خارق عادت معجزہ کے طور پر پیش کیا ہے۔ لیکن حق یہ ہے کہ یہ صرف ایک کشفی نظارہ تھا۔ جو حضرت مسیح ناصری کو ان کی قوم کی آئندہ ظاہری اور دنیوی ترقی کے متعلق دکھایا گیا۔ اور اس کشف میں اشارہ یہ مقصود تھا۔ کہ عیسائی لوگ اس وقت ترقی کریں گے۔ کہ جب وہ جہاز رانی کی طرف توجہ دے کر پانیوں پر نکلیں گے۔ سو تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ ایسا ہی ہوا۔ اور عیسائی قومیں اس وقت تک ترقی نہیں کر سکیں۔ جب تک کہ وہ زمینوں کی حدود میں محصور ہو کر بیٹھی رہیں۔ اور ان کی ترقی کا صرف اس وقت آغاز ہوا۔ جبکہ انہوں نے اپنا قدم زمین سے اٹھا کر پانیوں پر رکھا۔ اور جہاز رانی کی طرف توجہ دے کر ۔۔۔ آہستہ اس ذریعہ سے ساری دنیا پر چھا گئیں۔ یہ ایک کھلا ہوا تاریخی ورق ہے۔ جس کی صداقت سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا۔ تاریخ سے پتہ لگتا ہے۔ کہ پانیوں پر چلنے کے لئے پہلا قدم سپین نے اٹھایا۔ اور اس کے بعد برطانیہ نے اس راستہ میں اس کی اتباع کی۔ اور بالآخر اسی کی طفیل عیسائی اقوام کو وہ غلبہ حاصل ہوا۔ جس نے کئی صدیوں تک دنیا کی نظروں کو خیرہ کئے رکھا۔ چنانچہ قرآن شریف نے بھی یہ الفاظ کہہ کر کہ من کل حدب ینسلون یعنی آخری زمانہ میں یاجوج ماجوج کی قومیں سمندروں کی لہروں پر ادھر اُدھر دوڑتی پھریں گی۔ اسی حقیقت کی طرف اشارہ کیا ہے۔

یہ تو وہ خدائی تقدیر تھی۔ جو حضرت مسیح ناصری کے ذریعہ ظاہر ہوئی۔ لیکن ضروری تھا کہ جب مسیح محمدی کا زمانہ آتا۔ تو آپ کو بھی اللہ تعالےٰ اپنی کسی واضح کشف یا رویاء کے ذریعہ وہ رستہ بتا دیتا جس کے ذریعہ جماعت احمدیہ کی جو اسلام کے دور ثانی کی علمبردار ہے دنیا میں ترقی مقدر تھی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جس طرح حضرت مسیح ناصری کو پانیوں پر چلنے کا کشف دکھایا گیا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہوا میں اڑنے کا نظارہ دکھا کر اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا۔ کہ جماعت احمدیہ کی ظاہری ترقی ہوائی فضاؤں کے ساتھ مقید ہو چکی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ میں نے رویا میں دیکھا کہ:۔

"میں ہوا میں تیر رہا ہوں۔ ایک گڑھا ہے مثل دائرہ کے گول ۔ ۔ ۔ ۔ اور میں اسپر اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر تیر رہا ہوں سید محمد احسن صاحب کنارہ پر تھے۔ میں نے ان کو بلا کر کہا کہ دیکھ لیجئے کہ عیسےٰ تو پانی پر چلتے تھے اور میں ہوا پر تیر رہا ہوں اور میرے خدا کا فضل ان سے بڑھ کر مجھ پر ہے۔ حامد علی میرے ساتھ ہے۔ اور اس گڑھے پر ہم نے کئی پھیرے کئے۔ نہ ہاتھ پاؤں ہلانے پڑتے ہیں۔ اور بڑی آسانی سے اِدھر اُدھر تیر رہے ہیں"۔ (تذکرہ صفحہ ۳۶۴ و صفحہ ۴۲۲)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ رویا نہایت واضح اور اپنے لطیف اشارات میں بالکل کامل و مکمل ہے۔ اور اس کا خاص پہلو یہ ہے۔ کہ اس کشف کے دوران میں ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ایک زمین پر کھڑے ہوئے ساتھی سے فرماتے ہیں۔ کہ دیکھو مسیح ناصری تو پانی پر چلتا تھا اور میں ہوا میں اڑتا ہوں۔ اور مجھ پر خدا کا فضل مسیح ناصری سے بڑھ کر ہے۔ رویا کے دوران میں ہی یہ الفاظ فرمانا صاف ظاہر کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ رویا اسی قسم کی کیفیت کی طرف اشارہ کرنے کے لئے دکھایا گیا تھا۔ جو حضرت مسیح ناصری کے کشف میں مضمر تھی یعنی جہاں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے پانی والے کشف میں یہ اشارہ مقصود تھا کہ آئندہ تیری قوم کی ظاہری ترقی پانیوں پر نکلنے کے نتیجہ میں ہوگی وہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہوا میں اڑنے والا رویا اس بات کی طرف اشارہ کرنے کے لئے دکھایا گیا تھا کہ تیری قوم کی ظاہری ترقی ہوائی فضاؤں میں پرواز کرنے کے ساتھ مقدر کی گئی ہے

دوسرے جو اس رویا میں گول دائرہ پر اڑنا دکھایا گیا ہے اس میں یہ لطیف اشارہ مخفی ہے کہ جماعت احمدیہ کی یہ ترقی سارے کرّہ ارض پر وسیع ہوگی اور کسی ایک ملک یا ایک قوم تک محدود نہیں ہوگی۔ اسی طرح اس رویاء میں بعض اور اشارے بھی ہیں مگر اس جگہ ان کے ذکر کی ضرورت نہیں۔

لیکن ایک لطیف اشارے کے ذکر سے میں رک نہیں سکتا اور وہ یہ کہ ہوا میں پرواز کرنے کے نظارہ میں یہ باطنی اشارہ بھی مدنظر ہے کہ جماعت احمدیہ کی ترقی صرف مادی رنگ میں ہی نہیں ہوگی بلکہ اس ظاہری ترقی کے ساتھ غیر معمولی روحانی ترقی بھی مقدر ہے۔ ظاہر ہے کہ پانی پر چلنا اپنے اندر کوئی روحانی پہلو نہیں رکھتا۔ مگر ہوا میں اڑنا اپنے اندر یہ صریح اشارہ رکھتا ہے کہ یہ ظاہری پرواز روحانی ترقی کی بھی حامل ہوگی۔ کیونکہ روحانی ترقی کو ہمیشہ آسمانوں میں اڑنے اور ہوائی فضا میں بلند ہونے کے ساتھ تعبیر کیا جاتا ہے۔ بہرحال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ لطیف رویاء جس کے اندر ہی کمال حکمت سے مسیح ناصری کے پانی پر ۔۔۔ رویاء کا ذکر کر دیا گیا ہے ہمیں بتاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کی ظاہری ترقی بڑی حد تک ہوا میں اڑنے یعنی ہوائی جہازوں کے فنون کی طرف توجہ دینے کے ساتھ وابستہ ہے اور دنیا کا موجودہ قدم بھی اسی بات کی طرف اشارہ کر رہا ہے کہ قوموں کی دوڑ میں آئندہ وہی قوم آگے نکلنے والی ہے جو ہوائی جہازوں کے فن میں زیادہ کمال پیدا کرے گی۔

پس میں جماعت احمدیہ کے نوجوانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ جو بچے عام صحت اور جسمانی اور دماغی قویٰ کے لحاظ سے ہوائی جہازوں کے فن سیکھنے کا ملکہ رکھتے ہوں وہ اس کام کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دیں تاکہ ہم اس خدائی تقدیر کو جو ہمارے لئے مقدر ہو چکی ہے زیادہ سے زیادہ قریب لا سکیں۔ میں اس لائن کے متعلق کوئی ٹیکنیکل علم نہیں رکھتا۔ مگر سرسری نظر میں خیال کرتا ہوں کہ ہوائی جہازوں کے فنون مندرجہ ذیل شعبوں میں تقسیم شدہ ہیں اور ان سب کی طرف ہمارے نوجوانوں کو اپنے اپنے مذاق اور حالات اور تعلیمی قابلیت کے مطابق توجہ دینی چاہیئے۔

ولادت

گذشتہ ہفتہ کے روز بتاریخ ۳ ستمبر ۱۹۴۹ء چوہدری عطاء اللہ صاحب رانجھا اکاؤنٹنٹ فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے ہاں لڑکی تولد ہوئی الحمدللہ۔ احباب مولودہ کی صحت درازئی عمر اور خادمہ دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

مسعود احمد لاہور

(۱) ہوائی جہازوں کی فوج یعنی ایئر فورس میں بطور پائیلٹ بھرتی ہونا جس کے بعد کامیاب امیدواروں کو حکومت خود اپنے خرچ پر ٹریننگ دلاتی ہے۔ اس کے لئے اچھے اعصاب اور چست دماغ کا ہونا ضروری ہے۔ اس لائن کا نام غالباً جنرل برانچ ہے۔

(۲) گراؤنڈ انجینئرنگ کی لائن میں بھرتی ہونا جس میں ہوائی جہازوں کی مشینری وغیرہ سے واقفیت پیدا کرائی جاتی ہے۔

(۳) ایئرو ڈروموں یعنی ہوائی مستقروں کے انتظام کی لائن میں بھرتی ہونا جو غالباً ایئر ایڈمنسٹریٹو سروس کہلاتی ہے۔

(۴) سول فلائنگ یعنی غیر فوجی پرواز کے لئے ٹریننگ حاصل کرنا تاکہ ملک کی مختلف ایئر لائینوں میں کام کرنے کی قابلیت پیدا ہو جائے۔ ڈاک اور مسافر جہازوں کا کام اسی لائن سے تعلق رکھتا ہے۔

(۵) ہوائی جہازوں اور ان کے پرزوں کے بنانے کا علم حاصل کرنا جو خاص علمی اور عملی سائنس کی مہارت چاہتا ہے۔

یہ وہ پانچ موٹی موٹی لائنیں ہیں جن میں ہوائی جہازوں کا کام فی الحال تقسیم شدہ ہے اور ہمارے ان نوجوانوں کو جو جسمانی اور دماغی قویٰ اور تعلیمی قابلیت کے لحاظ سے اس کام کے اہل ہوں ان سب لائنوں کی طرف حسب تعداد خاص توجہ دینی چاہئیے۔

شاید بعض دوستوں کو خیال ہو کہ یہ تو ایک محض دنیوی کام ہے اور ہمیں اس طرف زیادہ توجہ دینے کی ضرورت نہیں۔ مگر یہ درست نہیں ہے۔ کیونکہ اوّل تو جب ہم نے دنیا میں رہنا ہے اور دنیا کی قوموں کے ساتھ ہمیں واسطہ پڑنا ہے تو اس بات سے چارہ نہیں کہ ہم ان فنون کی طرف توجہ دیں جو دنیوی ترقی کے ساتھ لازم و ملزوم ہیں۔ علاوہ ازیں مومن کا ہر کام اس کی نیت کی بناء پر پرکھا جاتا ہے۔ پس اگر ہماری نیت یہ ہو کہ ہم نے جماعت کے لئے ترقی کا رستہ کھولنا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رؤیا کو پورا کرنا ہے تو یہی کام جو بظاہر دنیوی نظر آتا ہے ہمارے لئے بھاری ثواب کا موجب بھی بن سکتا ہے۔ کیا دوستوں کو یہ معلوم نہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو مومن نیک نیت کے ساتھ اپنی بیوی کے منہ میں خوراک کا ایک لقمہ ڈالتا ہے وہ اس لقمہ کی وجہ سے بھی ثواب کا مستحق ہوگا۔ تو کیا پھر جماعت کی ترقی کے رستہ کو کھولنے والا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک اہم رؤیا کو پورا کرنے والا ثواب کا مستحق نہیں ہوگا؟

میرا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ہر احمدی نوجوان دوسرے سارے کام چھوڑ کر اسی کام کی طرف لگ جائے۔ ایسا خیال یقیناً ایک مجنونانہ خیال ہوگا کیونکہ نہ تو سارے نوجوانوں کو اس کام سے مناسبت ہو سکتی ہے (کیونکہ خالقِ فطرت نے کمال حکمت سے ہر شخص میں علیحدہ علیحدہ مناسبت پیدا کی ہے) اور نہ دنیا کے دوسرے کاموں کو چھوڑا جا سکتا ہے اور خالص دینی کاموں کو تو کسی صورت میں چھوڑا جا سکتا ہی نہیں۔ پس میرا مطلب صرف یہ ہے کہ جو احمدی نوجوان اس کام کی اہلیت رکھتے ہوں اور انہیں دوسرے کاموں کی نسبت اس سے زیادہ مناسبت ہو اور ان کے حالات بھی اس کی اجازت دیتے ہوں انہیں چاہئیے کہ اس کی طرف خاص توجہ دیں۔ کیونکہ یقیناً اس لائن کے ساتھ جماعت احمدیہ کی آئندہ ترقی کے بہت سے پہلو وابستہ ہیں۔

واللّٰہ اعلم وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ ربّ العٰلمین۔

خاکسار مرزا بشیر احمد

رتن باغ لاہور ۹/۹/۴۹ء

البیان فی اسلوب القرآن

(از حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی سکندر آباد دکن)

برادران احمدیت کو معلوم ہو کہ میں نے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس سے پہلے اسماء القرآن فی القرآن شائع کی ہے۔ اس کے بعد "قرآنی دعاؤں کے اسرار" اور "البیان فی اسلوب القرآن" طبع ہو رہی ہے۔ اس میں قرآن مجید کے اسلوب بیان کو نمایاں کیا ہے۔ میں اپنی باقی زندگی جس قدر ہے خدمت قرآن کریم میں صرف کرنے کا عزم رکھتا ہوں وباللّٰہ التوفیق۔ یہ کتاب اپنی طرز کی انشاء اللہ ایک مفید اور دلچسپ علمی تالیف ہوگی چار جزو تک طبع ہو چکی ہے۔ غالباً سولہ ۱۶ جزو کی ہوگی۔ چونکہ بہت کم تعداد میں شائع ہو رہی ہے۔ اس لئے قرآن مجید کے حقائق و معارف سے محبت رکھنے والے قبل از وقت اپنی کاپی محفوظ کرا لیں۔ اس کے بعد "اعجاز القرآن ما ثبت بالقرآن" کی اشاعت ہوگی۔ جس کا بہت بڑا حصہ بحمد للّٰہ لکھ چکا ہوں۔

خاکسار یعقوب علی (عرفانی) موسس الحکم تریل سکندر آباد الدین بلڈنگ (دکن)

فہرست ووٹران پنجاب اسمبلی کی تیاری

اس وقت مغربی پنجاب میں ووٹروں کی فہرستیں تیار ہو رہی ہیں۔ اور تمام بالغ مرد اور تمام بالغ عورتیں جن کی عمر ۲۱ سال سے کم نہ ہو بطور ووٹر درج ہونے کا حق رکھتے ہیں۔ کوشش ہونی چاہئیے کہ کوئی احمدی مرد و عورت جو اس شرط کو پورا کرتا ہو ووٹر درج ہونے سے باہر نہ رہ جائے۔ تعلیم اور جائیداد وغیرہ کی کوئی شرط نہیں۔ صرف عمر کی شرط ہے۔ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کیلئے لازم ہے کہ وہ جماعت میں عام بیداری پیدا کرنے اور ہوشیار کرنے کے علاوہ ان تمام احمدی افراد کی فہرست اپنے طور پر بھی تیار کر لیں جو ۲۱ سال سے کم نہیں اور جب پٹواری یا محرر ووٹروں کی فہرست تیار کرے تو آپ اپنی فہرست کے ساتھ ان کی فہرست کا مقابلہ کر کے ضرور اطمینان کر لیں کہ کوئی احمدی ووٹر فہرست میں درج ہونے سے باہر رہ تو نہیں گیا اور یہ کہ دونوں فہرستیں بالکل ایک جیسے کوائف پر مشتمل ہیں (نظارت امور عامہ)

درخواستہائے دعا

(۱) میری ہمشیرہ صاحبہ آج تقریباً نو دن سے بیمار ہیں۔ ان کو غم معدہ کی سخت تکلیف ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ — عبدالمجید ایم موسیٰ اینڈ سنز نیلہ گنبد لاہور

(۲) صاحبزادہ میاں عبدالمنان صاحب عمر کا بڑا صاحبزادہ میاں لطف المنان عمر۔ گھوڑا گلی لارنس کالج میں بعارضہ بخار بیمار ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔ — عبداللطیف 8-C ۱۱ ماڈل ٹاؤن لاہور

ثاقب زیروی صاحب کی علالت

ثاقب زیروی صاحب رکن ادارۂ الفضل ایک پھوڑا نکل آنے کے باعث گزشتہ جمعہ بائیس روز سے سیالکوٹ میں سخت بیمار ہیں احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں!

مسعود احمد۔ لاہور

قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ کی لطیف تفسیر

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا متبع وہی ہے جو اس آیت کا مکمل مصداق بن جائے

(مرتبہ مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی واقف زندگی)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۶ اگست ۱۹۴۹ء میں جو کچھ ارشاد فرمایا۔ اس کا ملخص ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔

فرمایا:۔ اس آیت کے تین حصوں کو میں پہلے بیان کر چکا ہوں۔ اب چوتھا حصہ رہ گیا ہے۔ اور وہ "مماتی للّٰہ" ہے۔ یعنی میری موت اللہ تعالےٰ کے لئے ہے۔ اس اللہ کے لئے جو تمام جہان کی ربوبیت کرنیوالا ہے۔ موت کے معنے جسمانی موت کے بھی ہوتے ہیں اور موت کے معنے دکھ اور مصائب کے بھی ہوتے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور ان حالات کے بھی ہوتے ہیں۔ جو انسان خدا تعالےٰ کی رضا کے حصول کے لئے اپنے اوپر وارد کرتا رہتا ہے۔ دنیا میں جتنے انبیاء گزرے ہیں انہوں نے اپنی ذات اور قوم کے لئے دکھ اور تکالیف اٹھائی ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام آئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام آئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام آئے۔ ان سب نے بہت سی قربانیاں کیں۔ اور دکھ اور تکالیف اپنے اوپر وارد کیں۔ مگر ان کی وہ قربانیاں اور تکالیف و آلام اپنی قوم کی خاطر تھے۔ گذشتہ انبیاء کو بنی نوع انسان کے مجموعی وجود کا احساس نہیں تھا۔ بائیبل کو دیکھو۔ وہاں بار بار یہی آتا ہے۔ اسے اسرائیل کے خدا وہاں رب العلمین کا خیال نہیں پایا جاتا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بنی اسرائیل بھی خدا تعالےٰ کو رب العلمین مانتے تھے۔ لیکن رب العلمین کا یہ جذبہ بنی اسرائیل کے جذبہ کے ماتحت تھا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے ایک عالمی نظریہ پیش کیا۔ اور فرمایا بے شک میں عرب میں پیدا ہوا ہوں۔ لیکن میرے دکھ اور تکالیف سب قوموں کے لئے ہیں۔ بنی اسرائیل مصر میں رہتے تھے۔ مصر ان دنوں سب سے زیادہ متمدن ملک تھا۔ اس کی بیرونی دنیا سے تجارتیں تھیں۔ اس کے تجارتی جہاز دوسرے ممالک میں جاتے تھے۔ اس طرح مصری قوم کے دوسری قوموں سے سیاسی اور تمدنی تعلقات پیدا ہوتے تھے ایسی قوم کے زیر اقتدار رہنے والے لوگ دوسری دنیا کے حالات سے غافل نہیں رہ سکتے تھے۔ لیکن مصری تہذیب اور مصری اقتدار کے ماتحت رہتے ہوئے حضرت موسےٰ علیہ السلام نے اسرائیل کا خدا پیش کیا اور تورات میں بار بار یہی آتا ہے کہ بنی اسرائیل کا خدا یوں کہتا ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے زمانہ میں یورپ و ایشیا مخلوط ہو چکے تھے اور تمدن بہت پھیل چکا تھا۔ لیکن وہ بھی قومی نظریہ سے اوپر نہیں گئے اور ایک مخصوص تعلیم پیش کی۔ جیسے فرماتے ہیں کہ میں بنی اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں کو اکٹھا کرنے کے لئے آیا ہوں۔ اس کے مقابلہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک ایسے ملک میں پیدا ہوئے جو تہذیب و تمدن کے لحاظ سے بہت پیچھے تھا اور باقی دنیا سے کٹا ہوا تھا۔ لیکن اسکے باوجود آپ نے پہلی دفعہ یہ نظریہ پیش کیا کہ خدا تعالیٰ تمام قوموں کا خدا ہے۔ فرمایا۔ بے شک عرب قوم میری پہلی مخاطب ہے اور میں اسی میں پیدا ہوا ہوں۔ لیکن بعثت الی الاسود والابیض والاحمر والاصفر۔ میں تمام قوموں کی فلاح و بہبودی کے لئے پیدا کیا گیا ہوں۔

حضرت نوح۔ حضرت ابراہیم۔ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام و دیگر انبیاء و زندہ رہے۔ مگر اپنی قوم کے لئے۔ انہوں نے قربانیاں بھی کیں۔ تکالیف اور دکھ بھی اٹھائے۔ مگر اپنی قوم کے لئے۔ لیکن قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین۔ کہہ کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ میری قربانیاں اور میری تکالیف ایک قوم کے لئے نہیں۔ کسی خاص ملک کے لئے نہیں بلکہ ساری دنیا کے لئے ہیں کیونکہ میں نے خدا تعالےٰ کو رب عرب یا رب بنی اسرائیل سمجھ کر نہیں مانا۔ رب العلمین سمجھ کر مانا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی تعلیم میں یہ بات کثرت سے پائی جاتی ہے کہ عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت نہیں۔ اس سلسلہ میں حضور نے تاریخی مثالوں سے اس امر کو واضح فرمایا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف اپنی قوم کے لئے نہیں۔ بلکہ غیر اقوام کے لئے بھی بڑی بڑی قربانیاں کیں اور تکلیفیں برداشت کیں

پھر فرمایا۔ موت کے دوسرے معنے جسم سے روح کی جدائی کے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ میری جسمانی موت بھی خدا تعالےٰ کے لئے ہے۔ لوگ اپنی وفات کے وقت غیر معمولی تکلیف کی وجہ سے دوسروں کا خیال نہیں کرتے۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب مرض الموت میں ایسی حالت کو پہنچے کہ چلنا پھرنا مشکل ہو گیا تو آپ سہارا لے کر مسجد میں آئے۔ اور صحابہ کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہر انسان آخر وقت میں کچھ نہ کچھ نصیحت کرتا ہے میں تمہیں یہ نصیحت کرتا ہوں کہ یہ غلام تمہارے بھائی ہیں۔ ان کے ساتھ ہمیشہ حسن سلوک کرنا۔ ورنہ انہیں آزاد کر دو۔ جو خود کھاؤ۔ انہیں کھلاؤ۔ جو خود پہنو وہ انہیں پہناؤ اور اے میرے صحابہ رضی عورت سے بہت ظلم ہوتا چلا آیا ہے۔ تم اس سے حسن سلوک کرنا۔ اور اس کے حقوق ادا کرنا۔ گذشتہ انبیاء کے متعلق ہمیں کچھ علم نہیں کہ ان کی موت کیسے ہوئی۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے "مماتی للّٰہ" کہہ کر بتایا ہے۔ کہ میری موت بھی اللہ تعالےٰ کے لئے ہے۔ چنانچہ موت کے وقت۔ آپ کو اگر کوئی خیال آیا۔ تو ان بیکس اور بے بس لوگوں کا جن کا پالنے والا کوئی نہ تھا۔ پھر عین وفات کا وقت آتا ہے۔ تو آپ کی زبان پر بار بار یہ کلمہ جاری ہوتا ہے خدا لعنت کرے یہود اور نصارےٰ پر جنہوں نے اپنے بزرگوں کی قبروں کو معابد بنا لیا۔ اس میں آپ نے مسلمانوں کو یہ نصیحت کی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے سوا کسی اور کو رب العلمین نہ بنانا اور پھر موت کے وقت آخری الفاظ جو آپ کی زبان پر جاری ہوئے۔ وہ اِلٰی ربی الاعلیٰ اِلٰی ربی الاعلیٰ کے ہیں کہ میں اپنے رب کی طرف جانا چاہتا ہوں۔

لوگوں کی موت اتفاقی ہوتی ہے۔ وہ بیمار ہوتے ہیں اور مرتے ہیں۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو وفات کے قریب الہام کے ذریعہ یہ اختیار دیا گیا تھا۔ کہ چاہو تو ہمارے پاس آجاؤ۔ اور چاہو۔ تو زندہ رہو۔ مگر آپ نے موت کو زندگی پر ترجیح دی۔ اور کہا میں نے دنیوی تکالیف کو اسلئے برداشت کیا تھا۔ کہ میرے سپرد ایک کام کیا گیا تھا۔ جو مجھے کرنا تھا۔ جب وہ کام ختم ہو گیا ہے۔ تو میں نے زندہ رہ کر کیا کرنا ہے غرض قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین میں بیان کی گئی۔ چاروں باتوں میں کوئی اور انسان آپ کیا۔ کوئی دوسرا نبی بھی آپ کے معیار پر نہیں اترتا۔

قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین میں قل کے لفظ سے یہ بتانا مقصود ہے کہ اے میرے رسول چاہیئے کہ تمہارے متبعین بھی اسی کمال پر پہنچ جائیں۔ اور ہر مسلمان اس آیت کا مکمل مصداق بن جائے۔ جب ہر مسلمان اس مقام پر پہنچ جائے گا۔ تو وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا سچا متبع ہو گا۔ اور آپ کا سچا متبع ہونے کے لحاظ سے اس بات کا حقدار ہو گا۔ کہ اسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس رکھا جائے۔

سلطان احمد پیر کوٹی واقف زندگی
(یارک ہاؤس کوئٹہ)

ڈاکٹر مزمل حسین صاحب کے بچے کے لئے دعا کی تحریک

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے)

مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس وقت ڈاکٹر مزمل حسین صاحب حال ساکن سیالکوٹ کا نوجوان لڑکا مسمّی بن یامین بہت سخت بیمار ہے اور ڈاکٹر صاحب نے اسے سر گنگا رام ہسپتال لاہور میں داخل کرایا ہوا ہے۔ بچے کی حالت بہت تشویشناک بتائی جاتی ہے۔ احباب اس بچے کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ اس کا حافظ و ناصر ہو اور اپنے فضل سے شفا عطا فرمائے۔

(خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور) ۹/۴۹/۴

اطلاع

میں وکالت تبشیر سے صدر انجمن احمدیہ میں (جس کا کہ میں اصل کارکن ہوں) واپس لے لیا گیا ہوں۔ لہٰذا وکالت تبشیر کے خطوط پر احباب میرا نام نہ لکھا کریں نیز میرے ذاتی خطوط بھی اس دفتر کی معرفت نہ بھیجے جائیں۔ بلکہ صرف پتہ ذیل کافی ہو گا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نئے فرائض جو میرے سپرد ہوں۔ اپنی رضا کے مطابق سرانجام دینے کی توفیق بخشے۔

خاکسار فضل الرحمٰن حکیم سابق مبلغ مغربی افریقہ۔ ربوہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ

غذائی وزراعتی کانفرنس کی قراردادیں

غذائی وزراعتی کانفرنس کے اجلاس کراچی میں جو ۲۵ راگست سے ۲۷ راگست ۱۹۴۹ء تک جاری رہا۔ حسب ذیل قراردادیں منظور کی گئیں:۔

پیداوار کی حدود

کانفرنس سفارش کرتی ہے کہ پورے پاکستان کا مقصد یہ ہونا چاہیئے کہ نہ صرف عوام کے لئے کافی غلہ پیدا ہو بلکہ جتنی مقدار میں ممکن ہو۔ غیر ملکوں کو بھی غلہ برآمد کیا جائے۔ تاکہ غذا کی عالمی قلت دور ہو اور ہمارا وہ وعدہ بھی پورا ہو جائے جو ہم نے اس سلسلہ میں اقوام متحدہ کے غذائی اور زراعتی ادارہ سے کیا ہے۔

مالی امداد

چونکہ اس خیال کے ماتحت کہ زراعتی ترقی کی اسکیموں سے مرکزی حکومت کو بھی فائدہ پہنچتا ہے۔ صوبوں کے مالی ذرائع کم ہوتے ہیں۔ اور مرکز کے مالی ذرائع بڑے ہیں۔ اس لئے کانفرنس حسب ذیل سفارش کرتی ہے۔

(۱) مرکز صوبوں کو کم شرح سود پر طویل مدت کے لئے زیادہ قرضے دے اور

(ب) مرکز صوبوں کو زیادہ فراخدلی سے عطیئے دے یہ سفارش بھی کی جاتی ہے کہ قرضے اور عطیئے دونوں طویل مدت پر دیئے جائیں کیونکہ کوئی مناسب زراعتی منصوبہ بندی یا ترقی قلیل مدت میں نہیں ہو سکتی۔

یہ سفارش بھی کی جاتی ہے۔ کہ کل پاکستان کے مفاد کی خاطر اس مسئلہ پر حکومت غور کرے۔ کہ صوبوں کی طرح ریاستوں کو بھی قرضے اور عطیئے دیئے جائیں۔

کانفرنس سفارش کرتی ہے کہ مرکز اور صوبوں کو چاہیئے کہ مناسب مقامات پر غلہ کے گودام رکھنے کی سہولتیں مہیا کریں۔ نیز دیہات میں خانگی مقاصد کے لئے غلہ رکھنے کے بہتر انتظامات کی منصوبہ بندی کرنے کے لئے فوری تدابیر کی جائیں۔ یہ مناسب ہوگا۔ کہ کاشتکاروں کے لئے غلہ رکھنے کی موزوں ذخیرہ گاہ کے متعلق تحقیقات کی جائے اور پھر یہ ذخیرہ گاہیں کاشتکاروں کے ہاتھ قسطوں پر فروخت کی جائیں۔

کانفرنس سفارش کرتی ہے۔ کہ بلوچستان میں زراعت کی مناسب ترقی کے لئے یہ تین طریقے اختیار کئے جائیں۔

(ا) محکمہ زراعت کو جسے اب سال بہ سال عارضی طور پر منظور کیا جاتا ہے۔ مستقل کر دینا چاہیئے۔

(ب) آبپاشی کے متعلق وہ کام جیسے ٹیوب ویل انجینئرنگ سروس تھوڑے وقت کے کام کے طور پر انجام دیتی ہے۔ اس کو ایک علیحدہ محکمہ آبپاشی کے سپرد کر دینا چاہیئے۔

(ج) مشین کے ذریعہ کاشتکاری کو وسیع پیمانہ پر جاری کیا جائے۔ سفارش کی جاتی ہے کہ فنیاتی عملہ کو تربیت دینے کے لئے فوری تدابیر کی جائیں تاکہ یونٹوں میں فنیاتی عملہ کی قلت دور ہو۔

کانفرنس سفارش کرتی ہے کہ بالخصوص مشرقی بنگال میں مویشیوں۔ کھادوں۔ بیجوں۔ مارکٹنگ کی سہولتوں، نقل و حمل کی سہولتوں اور پودوں کی حفاظت کا کام جاننے والے عملے کی قلت دور کرنے کے لئے مناسب تدابیر اختیار کرنی چاہئیں۔ یہ سفارش بھی کی جاتی ہے کہ محکمہ رسد کے ذریعہ بھاری مشینری اور ساز و سامان حاصل کرنے کے مقررہ طریقہ کو اور سہل بنایا جائے۔

اسکیموں کا نفاذ

کانفرنس سفارش کرتی ہے۔ کہ جہاں تک مشرقی پاکستان کا تعلق ہے۔ اس علاقہ کو غذائی لحاظ سے خود کفیل بنانے کی اسکیموں کو زیادہ ترجیح دی جائے۔ لیکن مغربی پاکستان کی مختلف اسکیموں کو ترجیح دینے کے معاملے میں مرکز کو اس امر کا لحاظ رکھنا چاہیئے کہ تمام یونٹوں کی زراعتی ترقی پر مساوی توجہ دی جائے۔ لیکن ساتھ ہی ایسی فصلوں کی اسکیموں کے مقابلہ میں جو کسی دوسرے علاقہ میں کم لاگت پر اگائی جا سکیں۔ ان یونٹوں کی اسکیموں کی طرف توجہ کی جائے جو خاص قسم کی فصلوں کی ترقی کے لئے زیادہ موزوں ہیں۔

کانفرنس سفارش کرتی ہے کہ ترقی اراضی کے محکموں کے معاملہ کو ایک ایسی مخصوص کمیٹی کے سپرد کیا جائے جسے حکومت اس مقصد کے لئے مقرر کرے

مصنوعی کھاد

کانفرنس کی تجویز ہے کہ مصنوعی کھاد کے معاملہ میں ہماری حسب ذیل پالیسی ہونی چاہیئے۔

(ا) ملک میں استعمال کرنے کے لئے کیمیائی کھاد کی باقاعدہ درآمد کا انتظام

(ب) زمین کو زرخیز بنانے والی کیمیائی ادویہ اور کھاد کی قیمتوں پر موثر کنٹرول

(ج) ایسی مصنوعی کھاد کی درآمد ممنوع قرار دی جائے۔ جو خود ملک میں تیار کی جا سکتی ہے۔

(د) کیمیائی کھاد کی دوبارہ برآمد پر بھاری محصول عائد کرنا۔

(ہ) کیمیائی کھاد کے بے حد استعمال اور مصنوعی کھاد کی تجارت میں بدعنوانی کے خلاف مناسب تدبیر کرنا

(و) مقامی باشندوں کو مصنوعی کھاد کی تجارت میں لگانے کے لئے ترغیبی سہولتیں بہم پہنچانا۔

(ز) مصنوعی کھاد وغیرہ کی تحقیق کا انتظام۔

کاشتکاروں کو مصنوعی کھاد کے استعمال کی ترغیب دینے کی ضرورت کو تسلیم کرتے ہوئے کانفرنس یونٹوں پر واضح کر دینا چاہتی ہے کہ مصنوعی کھاد میں دوسری قسم کی کھاد بالخصوص سبز کھاد ڈالنے میں زیادہ احتیاط برتی جائے۔ تاکہ زمین کی زرخیزی کو قائم رکھا جا سکے۔ کانفرنس یہ بھی بتا دینا چاہتی ہے کہ امونیم سلفیٹ کے استعمال کے ساتھ ساتھ دوسری قسم کی مصنوعی کھاد کے استعمال کرنے کے امکان پر بھی مناسب توجہ دی جائے مصنوعی کھاد کا استعمال پر کفایت ہے۔ اور اس کی وجہ سے پیداوار بھی زیادہ ہوتی ہے۔ لیکن معلوم ہوا ہے کہ اس کے باوجود کاشتکار مصنوعی کھاد استعمال نہیں کرتے۔ لہذا کانفرنس کی تجویز ہے۔ کہ اس امر کے متعلق تحقیقات کرائی جائے کہ مصنوعی کھاد کی قیمت کے علاوہ وہ کون سے اسباب ہیں جو کاشتکاروں کو مصنوعی کھاد کے استعمال کرنے سے باز رکھتے ہیں۔

کانفرنس اس کے متعلق تشویش ہے کہ مصنوعی کھاد کی ترقی اور اسے مقبول بنانے کے لئے ماضی میں جو مالی امداد دی جاتی تھی۔ وہ تقسیم کے بعد سے بند ہو گئی ہے۔ اور پرزور سفارش کرتی ہے۔ کہ مرکزی حکومت کو چاہیئے کہ وہ اس کام کو جاری رکھنے کے لئے مالی امداد کا طریقہ فی الفور دوبارہ جاری کرے۔

کانفرنس کو خوشی ہے کہ پاکستان میں مصنوعی کھاد تیار کرنے کا کارخانہ قائم کرنے کی ایک اسکیم حکومت کے زیر غور ہے۔ کانفرنس سفارش کرتی ہے کہ اسکیم کو سب پر مقدم رکھا جائے۔

ترکاریوں کے بیج

کانفرنس سفارش کرتی ہے کہ ترکاریوں کے بیجوں کے معاملہ میں ہماری پالیسی کی بنیاد حسب ذیل امور پر ہونی چاہیئے۔

(ا) پاکستان میں پیدا ہونے والی ترکاریوں کے بیجوں کی صنعت و تجارت کا تحفظ۔

(ب) تجارت کے لئے ترکاریوں کے بیج درآمد کرنے پر کنٹرول۔

(ج) ملکی استعمال کے لئے بیجوں کی تجارت کے انتظامات

(د) پاکستان میں پیدا ہونے والی ترکاریوں کے بیجوں کو مشرق قریب اور ایشیا کے جنوب مشرقی ملکوں میں مقبول بنانے کے لئے پروپیگنڈا کا انتظام۔

(ہ) پاکستان میں پیدا ہونے والی ترکاریوں کے بیجوں کی آزادانہ برآمد

ٹریکٹر

کانفرنس سفارش کرتی ہے۔ کہ ہمارا نصب العین یہ ہونا چاہیئے۔ کہ ہم پاکستان میں ٹریکٹر کے حصے اور زراعتی آلات تیار کرنے لگیں۔ اور تمام ملک میں مشینوں کے ذریعہ کاشت ہونے لگے۔ فوری اقدام کے طور پر کانفرنس مرکزی حکومت سے سفارش کرتی ہے۔ کہ "ٹریکٹر ٹیکنالوجی" کا ایک مرکزی ادارہ قائم کرنی چاہیئے تاکہ اس میں تجربات کئے جا سکیں۔ اور لوگوں کو تربیت دی جا سکے۔ اس ادارہ کی ایک شاخ بنگال میں بھی کھولی جائے جو بعد میں ترقی کر کے مکمل ادارہ بن جائے۔

کانفرنس سفارش کرتی ہے۔ کہ مرکزی حکومت کو صوبوں اور مرکز کے فنی آدمیوں کی ایک چھوٹی کمیٹی مقرر کرنی چاہیئے۔ تاکہ وہ ٹریکٹر وغیرہ کی ایسی قسموں کے بارے میں رپورٹ پیش کرے۔ جو ملک کے مختلف حصوں میں مختلف قسموں کے کاموں کے لئے مفید ثابت ہوں۔ کانفرنس یہ سفارش بھی کرتی ہے۔ کہ یونٹوں کو بھاری ٹریکٹروں کے حصے جو ملک میں بآسانی دستیاب نہیں ہوتے مرکز کی معرفت خریدنے چاہیں۔ لیکن ہلکے ٹریکٹروں کے حصے جو بازار میں آسانی سے مل جاتے ہیں۔ انہیں خود خرید لینے چاہئیں۔ بشرطیکہ مرکز سے ان کی قسموں کو منظور کرا لیا گیا ہو۔ یہ کانفرنس سفارش کرتی ہے۔ کہ مرکز فوراً بھاری قسم کے دو سو ٹریکٹر یونٹ کا آرڈر دے۔ تاکہ جب بھی یہ مہیا ہوں۔ انہیں یونٹ مرکز سے جب بھی ضرورت ہو خرید سکیں۔

گنا

اس کانفرنس کو علم ہے کہ شکر کا استعمال حال میں اس کی گرانی کی وجہ سے کم ہو گیا ہے۔ اور پاکستان میں شکر سازی کی لاگت شکر درآمد کرنے کی لاگت سے زیادہ ہے۔ توقع ہے کہ زیادہ رہے گی پھر بھی کانفرنس سفارش کرتی ہے۔ کہ ہمیں اپنی شکر کی ضروریات خود پوری کرنی چاہئیں۔ نیز حکومت پاکستان میں شکر سازی کی لاگت کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کرے۔

شکر کی پیداوار اور تحقیق کے مرکزی اداروں کے قیام کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے یہ کانفرنس سفارش کرتی ہے کہ اس قسم کے دو ادارے ——— ایک مشرقی پاکستان میں اور دوسرا مغربی پاکستان میں ——— فوراً قائم کئے جائیں کانفرنس یہ بھی سفارش کرتی ہے۔ کہ اگر پاکستان کے مختلف حصوں نے ابھی تحقیقی ادارے قائم نہیں کئے تو وہ ایسے ادارے فی الفور قائم کر دیں اور مرکزی حکومت ان اداروں کو انتہائی امداد دے

تربیت و اصلاح

"پس اگر نمازیں پڑھنی ہوں۔ اور ان سے وہ فوائد حاصل کرنے ہوں جو شریعت نے نمازوں کے بیان کئے ہیں۔ تو تمہیں نمازوں کو ان کی شرائط سمیت ادا کرنا چاہیئے۔" (حضرت امیر المومنین)

(مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ہمارے اموال اور اللہ تعالیٰ

دنیا میں لوگ اس خیال سے تجارت کرتے ہیں۔ کہ ان کا روپیہ بڑھ جائے۔ اگر آج ان کے پاس ایک سو روپیہ ہے تو کل کو وہ سو سو روپیہ ہو جائے اور اگر کل کو وہ سو روپیہ ہے تو پرسوں کو تین سو روپیہ ہو جائے۔ اور اس طرح وہ اپنے مال کو زیادہ کرتے جائیں۔ تجارت سے مالدار ہونا ممکن تو ہے۔ مگر یہ ضروری نہیں کہ جو شخص بھی تجارت کرتا ہے وہ مالدار ہو جاتا ہے۔ اور اس کا روپیہ بڑھ جاتا ہے بلکہ بسا اوقات ایسا بھی ہو جاتا ہے۔ کہ تجارت میں بجائے نفع کے نقصان ہوتا ہے اور وہ شخص جو اپنے دل میں یہ خیال لئے ہوئے ہوتا ہے۔ کہ اس تجارت کے ذریعہ وہ مالدار ہو جائے گا۔ غریب اور مفلس ہو جاتا ہے۔ اور بعض اوقات روپیہ جو اس کے پاس موجود ہوتا ہے۔ اسے بھی ضائع کر بیٹھتا ہے۔ پس جہاں یہ بات ممکن ہے۔ کہ اس کو تجارت میں نفع ہو۔ وہاں یہ امر بھی ممکن ہے کہ تجارت میں تاجر کو گھاٹا پڑ جائے۔ اور وہ مفلس اور نادار ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ بھی اپنے بندوں سے ایک تجارت کرتا ہے۔ مگر وہ تجارت ایسی ہے کہ اس میں پہلی تجارت کی طرح نفع اور نقصان کا امکان نہیں ہوتا۔ بلکہ اس میں نفع ہی نفع ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے "ان اللہ اشتریٰ من المومنین انفسہم واموالہم بان لہم الجنۃ" یقیناً خرید لئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے اموال اور ان کی جانیں جنت کے عوض میں بالفاظ دیگر اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو ان کے اموال اور جان کے عوض جبکہ وہ اس کی راہ میں ان کے ذریعہ قربانی کریں جنت مقرر کر دی ہے۔ جنت کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کا قرب جسے یہ حاصل ہو جائے۔ اسے اور کیا درکار ہو سکتا ہے۔ یہ کتنی نفع مند تجارت ہے۔ اور جو شخص بھی اس میں روپیہ لگائے گا۔ وہ کبھی خسارے میں نہیں رہے گا۔ مال اور جان جو کہ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی چیزیں ہیں۔ پھر اُسے دیکر جنت جیسی نعمت ہمیشہ رہنے والی چیز خرید لینا کتنی کھلی کھلی کامیابی ہے۔ اسی کے متعلق خدا تعالیٰ اشارہ کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ فاستبشروا ببیعکم الذی بایعتم بہ۔ وذالک ھو الفوز المبین کہ اس بیع سے جو تم نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کی ہے۔ اس سے تم خوشخبری حاصل کرو۔ اور جان لو کہ یہ کھلی کھلی کامیابی ہے۔ پس باوجود یہ علم رکھتے ہوئے۔ کہ یہ ایک مفید اور نفع مند تجارت ہے۔ اور اس میں حصہ لینا اپنے آپ کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ اگر ہم اس میں حصہ نہیں لیں گے۔ تو ہم سے زیادہ بدقسمت اور قابل مواخذہ کوئی شخص نہیں ہوگا۔ وہ لوگ جنہوں نے اس بات کو نہیں سمجھا وہ کسی قدر عذر کر سکتے ہیں مگر وہ لوگ جنہوں نے سمجھتے ہوئے جان بوجھ کر اس تجارت میں حصہ نہیں لیا۔ ان کو اللہ تعالیٰ کی وعید سے ڈرنا چاہیئے۔ کہ مبادا وہ اللہ تعالیٰ کی گرفت میں آ جائیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی گرفت بہت سخت ہے۔ پس ہر احمدی کو چاہیئے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہر دفعہ پہلے سے بڑھ کر خرچ کرے اور اس کے فضلوں کا وارث بنے۔ اس انتشار اور افراتفری کے زمانہ میں جبکہ دنیا پر مصائب و مشکلات کے پہاڑ ٹوٹے ہوئے ہیں۔ ہزاروں انسان ایسے ہیں۔ جن کو حوادث زمانہ نے گھروں سے نکال کر جنگلوں میں پھینک دیا ہے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے رہے ہیں۔ اور ہر قربانی کے موقعہ پر پیش پیش رہے ہیں۔ ان مصائب کے اوقات میں جہاں دوسروں پر خدا تعالیٰ کا غضب نازل ہو رہا تھا۔ وہاں اس کی رحمت کی آنکھ ان نیک لوگوں کی حفاظت کر رہی تھی۔ پس ہر احمدی کو چاہیئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو یاد کرے اور اپنے اموال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں زیادہ سے زیادہ خرچ کرے تا آئندہ بھی مشکلات کے وقت اللہ تعالیٰ اس کو اپنی رحمت کی چادر میں ڈھانپ لے۔ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو زیادہ سے زیادہ قربانی کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔ (نظارت بیت المال)

ربوہ میں رہ کر خدمت دین کرنے کا موقع

ایسے باہمت مخلص دوست جو انتظامی قابلیت و تجربہ رکھتے ہوں اور سلسلہ عالیہ کی خدمات بجا لانے کے خواہشمند ہوں۔ سرکاری یا کسی اور بھی ملازمت سے ریٹائر شدہ یا پنشنر ہوں تو ان کے لئے نہایت عمدہ موقعہ ہے۔ کہ نظارت ضیافت (لنگر خانہ و مہمان خانہ) میں اعزازی طور پر کام کرنے کے لئے اپنے آپ کو وقف کر کے اپنی درخواست بھجوائیں۔ اس وقت نظارت ہذا میں آنریری کام کرنے والے دو اصحاب کی "بطور معاون ناظر ضیافت" ضرورت ہے۔ (ناظر ضیافت ربوہ)

اخراج از جماعت و مقاطعہ

نذیر احمد کریم بخش صاحب دوکاندار صدر بازار لاہور چھاؤنی کے ذمہ ایک ڈگری مالیتی مبلغ ۸/ ... روپے مورخہ ... سے واجب الادا تھی جس کی ادائیگی کے لئے انہیں بار بار توجہ دلائی گئی مگر انہوں نے یہ رقم ادا نہ کی۔ اس پر ان کا معاملہ حضور کی خدمت میں پیش کر کے حکم حاصل کیا گیا حضور نے انہیں اخراج از جماعت اور مقاطعہ کی سزا دی ہے احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے
(معاون ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ابی سینیا میں ملازمت کے مواقع

ابی سینیا میں حکومت نے کثرت سے سکول کھولنے کا فیصلہ کیا ہے بلکہ دو سال سے قریباً ایک سو اساتذہ جنوبی ہند اور مدراس سے منگا کر ملک میں تعلیم کو وسیع کر دیا ہے

حکومت کی پالیسی عموماً عیسائی مدرسین کو بلا کر رکھنا ہے۔ چند ایک نارویجے اور امریکن اساتذہ بھی رکھے ہیں۔ پہلے چند سویڈن تھے۔ لیکن تجربہ نے ثابت کیا ہے کہ ہندوستانی معلمین سب سے اچھے نتائج پیدا کرنے کا موجب ہوئے ہیں۔

تین سال کے ٹھیکہ پر تنخواہ ۴۰۰ پونڈ ۵ پونڈ یعنی ۵۰۰ روپے کے قریب اور آنے جانے کا کرایہ سرکاری۔ چند ایک گریجوایٹ کے علاوہ بھی ہیں۔ بی اے یا ایم اے۔ یا بی ٹی کو ترجیح دی جاتی ہے۔ محض بی اے اور دو تین سال کا تجربہ سکولوں کا ہو تو ترجیح دی جاتی ہے۔ اب آئندہ ان کو مستقل سروس دینے کی تجویز پاس ہو رہی ہے احمدی احباب کو اگر یہ منظور ہو تو اس کا آسان طریق یہ ہے کہ چونکہ حکومت عیسائی ہے اس وہ خود تو نہیں منگائے گی۔ لیکن جو احباب اپنے طور پر آ سکیں عدن سے ہوائی جہاز کمپنی جو ابی سینیا کی ہے ان سے اجازت نامہ چند ماہ کا مل جاتا ہے۔ بشرطیکہ عدن سے ہوائی جہاز کا ٹکٹ خرید لیا جاوے۔ اس پر یہاں آ کر اپنے کاغذات پیش کر کے ملازمت مل سکتی ہے۔ اسی طرح ابی سینیا کے قونصل جنرل مقیم دہلی مسٹر عمانوئیل ابراہام ہیں ان سے بھی اجازت نامہ داخلہ ابی سینیا کا چند ماہ کے لئے پاسپورٹ پر ویزا لیا جا سکتا ہے یہ حکومت عیسائی نواز۔ اور یورپین نواز ہے۔ لیکن ہندوستانی اساتذہ نے اچھا اثر پیدا کیا ہے درخواستیں بھی بھیجی جا سکتی ہیں اور Ethiopian air lines مقیم کراچی پاکستان سے بھی ہوائی جہاز کا ٹکٹ ابی سینیا تک خریدنے پر چند ماہ کے لئے ابی سینیا کی پرمٹ مل سکتی ہے لیکن کرایہ ۷۰ پونڈ یعنی ۹۲۵ روپیہ کے قریب ہے۔ جو اگر ابی سینیا میں آ کر ملازمت مل جائے تو گورنمنٹ کی ministry of Education سے وصول کیا جا سکتا ہے

یہی حال ڈاکٹروں کی ملازمت کا ہے۔ اگر کوئی ہمت کر کے ڈاکٹر صاحبان خود آ سکیں تو ملازمت قریباً پندرہ پونڈ ماہوار کی مل جاتی ہے۔ لیکن دیگر شرائط وغیرہ کی ڈاکٹروں کے لئے حکومت کوئی منظوری نہیں دیتی۔ چند عرصہ ملازمت کرنے پر آہستہ آہستہ سب شرطیں منظور کر لیتی ہے۔ لیکن ابتداء میں منظور نہیں کرتی۔ پس جو اصحاب آنا چاہیں حکومت سے کوئی شرائط منوانے کی کوشش از کریں بے سود ہوگا۔ خاکسار:۔ ڈاکٹر نذیر احمد
P.O. BOX 230 Addis Ababa Ethiopia

ضروری اعلان

چوہدری کلرک بشیر احمد صاحب موصی ۱۱۲۶۲ اور دفعدار بشیر محمد صاحب موصی ۱۰۸۸۴ حال رسالپور چھاؤنی جو قبل ازیں گجرات میں مقیم تھے۔ اگر یہ اعلان پڑھیں۔ تو براہ کرم مطلع فرمائیں۔ کہ اپنے قیام گجرات کے دوران میں انہوں نے محصل جماعت احمدیہ گجرات کو کیا کیا رقوم بطور چندہ ادا کیں۔ اگر ان کے پاس رسیدات ہوں تو ان رسیدات کی نقول (مشتمل بر جملہ تفصیلات) بلا توقف خاکسار کو بھیجدیں۔ نہایت ضروری ہے اگر کسی اور دوست کو مندرجہ بالا احباب سے ملنے کا اتفاق ہو۔ تو براہ کرم ان کو اس اعلان سے مطلع فرما کر مشکور فرمائیں۔ (ملک عبد الرحمٰن خادم پلیڈر امیر جماعت احمدیہ ضلع گجرات)

امریکہ دولتِ مشترکہ سے گہرے تعلقات قائم کرنا چاہتا ہے

لنڈن ۵ ستمبر۔ یہاں آمدہ اطلاعات کے مطابق دفتر خارجہ امریکہ کے اعلیٰ عہدہ دار امریکہ اور دولت مشترکہ کے ساتھ زیادہ گہرے تعلقات اور جنوب مشرقی ایشیا کی اقوام کے ساتھ باہمی مفاد کے دائرے کی تشکیل پر غور کر رہے ہیں۔ اطلاعات میں کہا گیا ہے کہ دفتر خارجہ کے منصوبہ بندی کرنے والوں نے ان خیالات کو ترقی دی ہے کہ اول تو دولت مشترکہ کے ساتھ گہرا تعلق پیدا کیا جائے اور دوسرے جنوب مشرقی ایشیا کے ممالک کے ساتھ ایک باہمی مفاد کا دائرہ پیدا کیا جائے جو فوجی مفاد پر جیسے اوقیانوسی دائرہ ہے نہ ہو۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس تجویز پر واشنگٹن کانفرنس میں امریکہ اور برطانیہ کے درمیان ہونے والی گفتگو میں غور کیا جائے گا۔ اور امید ہے کہ اس کانفرنس کے سیاسی حصے میں جنوب مشرقی ایشیا، امریکی اور برطانوی پالیسی کا اشتراک غالباً ایک خاص نتیجہ ہوگا۔ (دستار)

شاہ عبداللہ کی اسپین روانگی

لنڈن ۵ ستمبر۔ آج شاہ عبداللہ اور ان کا اسٹاف برطانوی جہاز "ہائی لینڈ بریگیڈ" پر سوار ہوئے جو ایک سو جھنڈوں سے سجا ہوا تھا۔ شاہ عبداللہ لنڈن میں برطانوی حکومت کے مہمان کی حیثیت سے قیام کر کے اسپین جا رہے ہیں۔ روانہ ہونے سے پہلے انہوں نے اپنے ہوٹل میں عرب ممالک کے سفارتی نمائندوں سے ملاقات کی اور تھوڑی دیر تک دوستانہ گفتگو کی۔

قیام لنڈن میں مصری سفیر سے ان کی دوستانہ گفتگو ہوئی اور دوسری باتوں سے اس امر کی امید بندھ گئی ہے کہ مصر اور شاہ عبداللہ کی ہاشمی سلطنت کے درمیان تعلقات اچھے ہو جائیں گے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ شاہ عبداللہ کا جنرل فرانکو کے مہمان کی حیثیت سے سفر اسپین کوئی سیاسی اہمیت نہیں رکھتا۔ (دستار)

بہاولپور کی سرحد پر حادثہ

بغداد الجدید ۴ ستمبر۔ سرحد پار کے ڈاکوؤں کے ایک دستے نے قلعہ عباس میں ایک گاؤں پر حملہ کیا۔ لیکن دو مسلمان نوجوانوں نے ان کا مقابلہ کر کے دو حملہ آوروں کو ہلاک کر دیا اور باقی کو بھگا دیا۔ (دستار)

سعودی عرب کے وزیر دفاع برطانیہ جا رہے ہیں

لنڈن ۵ ستمبر۔ شاہ ابن سعود کے صاحبزادے اور سعودی عرب کے وزیر دفاع امیر منصور برطانوی حکومت کے مہمان کی حیثیت سے بدھ کے روز لنڈن پہنچ رہے ہیں۔ منگل کے روز وہ برطانوی وزیر دفاع مسٹر الیگزنڈر سے ملیں گے اور بعد میں سینڈہرسٹ میں طیارہ سازی کے کارخانے اور شاہی فوجی اکیڈمی کا معائنہ کریں گے۔ (دستار)

عراق کی آبپاشی کی اسکیمیں

بغداد ۵ ستمبر۔ عراق نے ابھی حال ہی میں برطانیہ سے ایک کروڑ ۵ لاکھ پونڈ کا جو قرضہ لیا ہے اس کا بڑا حصہ آبپاشی اسکیموں پر صرف کیا جا رہا ہے۔

خدمات عامہ کے وزیر مسٹر گلال بابن نے دستار کو بتایا کہ اس قسم کی اسکیمیں ملک کے لئے نہایت ضروری ہیں۔ اول تو موسم سرما میں سیلاب کو روکنے کے لئے اور دوسرے گرم موسم میں پانی کی بڑی تعداد محفوظ رکھنے کیلئے۔ (دستار)

ہندوستانی والیانِ ریاست برطانیہ میں تعطیل مناتے ہیں!

لنڈن ۵ ستمبر۔ آج لنڈن کے ایک کالم نویس نے تبصرہ کیا ہے کہ ہندوستان کے نکھٹو والیان ریاست کا برطانیہ میں تعطیل منانا نہایت مقبول ہو رہا ہے۔ گذشتہ دو ماہ میں یہاں کم از کم بیس والیان ریاست موجود تھے ان میں مہاراجہ جودھپور بھی تھے جن کی ایک اسکاٹس لڑکی سے دوسری شادی کی اطلاع برطانوی اخباروں کے صفحہ اول کی ایک پسندیدہ سنسنی خیز خبر بن گئی تھی۔ ان میں نواب صاحب بھوپال بھی ہیں جو کچھ عرصہ یہاں مقیم رہیں گے۔ لنڈن کے سیوائے ہوٹل میں نواب بہاولپور مقیم ہیں۔ اور پارک لین گماس وینرہاؤس میں اندور کے سابق مہاراجہ اپنی امریکن بیوی کے ساتھ رہتے ہیں جو امریکہ روانہ ہونے والے ہیں۔ (دستار)

ملایائی پولیس میں پاکستانی انسپکٹر

کوالالمپور ۵ ستمبر۔ وفاقی پولیس میں مزید پچاس ایشیائی انسپکٹروں کی اسامیوں کے لئے جو ۴۸۹ درخواستیں موصول ہوئی ہیں ان میں ۱۹۹ درخواستیں ہندوستانیوں اور پاکستانیوں کی ہیں۔ (دستار)

رنگون کو ملایا کی فضائی سروس

سنگاپور ۵ ستمبر۔ ملائی ایرویز کل سے رنگون اور سنگاپور کے درمیان ایک نئی سروس شروع کر رہی ہے جو پینانگ اور مرگوئی کی راہ سے ہوگی۔ یہ سروس ہفتہ میں ایک بار چلے گی اور مرگوئی ملایا کے درمیان باقاعدہ شہری پرواز اس سے پہلی بار شروع ہوگی۔ (دستار)

ریاست خیرپور میں آبادکاری کی اسکیم

خیرپور ۵ ستمبر۔ حکومت ریاست خیرپور کی آبادکاری کی نئی اسکیم کے ماتحت بہت سی عورتوں کو موزے بنیائن وغیرہ بننے کا کام سکھایا جائے گا۔

صنعتوں کے ڈائریکٹر نے ایک قابل قانون مدائنت کار کی خدمات حاصل کی ہیں اور مشینیں بھی خرید لی گئی ہیں۔ دھاگا بھی براہ راست ہندوستان سے منگوا لیا گیا ہے

تربیت کے بعد ہر عورت کو ایک مشین اور دھاگا دیا جائے گا۔ تیار شدہ مال حکومت خریدے گی اور خود ان کی فروخت کا انتظام کرے گی۔ (دستار)

ادارہ اقوام متحدہ میں چوہدری ظفر اللہ خاں کو اسلامی ممالک کے قائد کی حیثیت حاصل ہے

لیبیا کے قومی لیڈر ڈاکٹر اینزی کا اعلان

قاہرہ ۵ ستمبر۔ مصر میں مقیم لیبیا کے باشندوں نے چوہدری محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان کے اس بیان پر مسرت کا اظہار کیا ہے۔ جس میں انہوں نے واضح کر دیا ہے کہ پاکستان اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے ہونے والے اجلاس میں لیبیا کے بارے میں کیا طرز عمل اختیار کرے گا۔ لیبیا کے مشہور لیڈر اور یو۔ این۔ او کے گذشتہ اجلاس میں لیبیا کی نمائندگی کے فرائض سرانجام دینے والے وفد کے رکن ڈاکٹر اے این اینزی نے بیان دیتے ہوئے کہا کہ پاکستان نے لیبیا کی حمایت میں جو مستحسن پارٹ ادا کیا ہے ہم اس کے لئے پاکستان کے مرہون منت ہیں۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے جس قابلیت سے ہماری وکالت کی ہے۔ اس نے لیبیا کے باشندوں کے دل پر گہرا اثر ڈالا ہے۔ ہمیں توقع ہے کہ متحدہ اور خود مختار لیبیا کی تعمیر کے سلسلے میں ان کی مساعی کامیاب ہونگی۔ یقیناً وہ یو۔ این۔ او میں مسلم ممالک کے مسلمہ لیڈر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور ہمیں ان کا بڑا احترام ہے۔ آپ نے ملک کی آزادی کی جدوجہد کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ لیبیا کے باشندے متحدہ اور خود مختار لیبیا کی تجویز کے سوا کوئی تجویز منظور نہیں کریں گے

تنازعہ کشمیر کے بنیادی مسائل کو حل کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی گئی (نہرو)

الہ آباد ۵ ستمبر۔ ایک بہت بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم ہندوستان پنڈت نہرو نے آج تنازعہ کشمیر کے سلسلہ میں صدر امریکہ مسٹر ٹرومین اور وزیر اعظم برطانیہ مسٹر اٹیلی کی مداخلت پر حیرت کا اظہار کیا۔ آپ نے یہ گلہ کیا کہ کشمیر کے متعلق بنیادی مسائل کی اہمیت کا اندازہ لگانے کی کوشش نہیں کی گئی۔

پنڈت نہرو نے کہا "اگر ہمارے اقوال حقائق کے عین مطابق ہیں۔ تو تمام دنیا کو یہ یقین کر لینا چاہیئے کہ ہمارا موقف مبنی بر انصاف ہے لیکن اگر ہم غلطی پر ہوں تو ہمیں صاف لفظوں میں اس سے آگاہ کر دیا جائے۔ لیکن تنازعہ کی اصل وجہ کو نظرانداز کرنا درست نہیں ایسی صورت حال ہمیں سخت پریشان اور مضطرب کر سکتی ہے۔

خواجہ شہاب الدین لاہور پہنچ گئے

لاہور ۵ ستمبر۔ آج پاکستان کے وزیر داخلہ خواجہ شہاب الدین لاہور پہنچ گئے۔ ریلوے سٹیشن پر صوبہ کے ہوم سیکرٹری مسٹر احمد علیشاہ فنانشل کمشنر مسٹر اختر حسین۔ انسپکٹر جنرل پاکستان سپیشل پولیس نواب اعزاز الدین۔ ڈپٹی کمشنر خان اے ایم لغاری اور ڈپٹی کمشنر مسٹر جعفری نے خواجہ صاحب کا استقبال کیا۔

خواجہ صاحب لاہور میں چار روز ٹھہریں گے وہ کل صبح مرکزی ریکارڈ روم دیکھیں گے۔ منگل کی شام کو بحالیات کی مرکزی مشاورتی کمیٹی کے اجلاس کی صدارت کریں گے اور بدھ کو چک ۲۲ میں تشریف لے جائیں گے۔ جہاں مہاجرین اسکیم کے مطابق آباد کئے گئے ہیں۔

چوہدری محمد ظفر اللہ خاں لاہور تشریف لے آئے

لاہور ۵ ستمبر۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں وزیر امور خارجہ پاکستان آج صبح پاکستان ایکسپریس کے ذریعہ وارد لاہور ہوئے اور تھوڑی دیر بعد ڈسکہ روانہ ہو گئے امید ہے کہ وہ آج رات واپس لاہور آ جائیں گے۔ اور منگل کو عازم کراچی ہو جائیں گے۔

ہمالیہ کی مشہور چوٹی پر چڑھائی

بمبئی ۴ ستمبر۔ سوئٹزرلینڈ کی ایک مہم ہمالیہ کی ایک بہت بڑی چوٹی کو عبور کرنے کے بعد بمبئی پہنچ گئی ہے اور وہاں سے بذریعہ طیارہ عازم جنیوا ہو گئی۔ مہم کے لیڈر مسٹر ڈشسر نے ایک بیان میں کہا کہ ہم نے بڑی مشکلات کے بعد اس چوٹی کو عبور کیا ہے۔

عرب مہاجرین کے لئے پاکستانی امداد

قاہرہ ۵ ستمبر۔ یہاں پاکستانی سفارتخانے نے اقوام متحدہ کے نمائندے کو تقریباً ۵ ہزار مصری پونڈ کی رقم کا ایک چیک پیش کیا یہ عرب مہاجرین فنڈ کے لئے دیا گیا ہے۔ اس سے پہلے بیس ہزار مصری پونڈ اور ۲۵ ہزار مصری کے جو عطیات دیئے گئے تھے وہ قوم کی طرف سے تھے اور یہ حکومت کی طرف سے ہے (دستار)

یارک شائر میں پوٹاش کی کانیں

لنڈن ۵ ستمبر۔ امپیریل کیمیکل انڈسٹریز کے ماہرین نے یارک شائر میں پوٹاش کی کانوں کی تلاش شروع کر دی ہے۔ بعض حلقوں کا خیال ہے کہ یہاں پوٹاش کا بڑا ذخیرہ مل جائے گا۔ پوٹاش کی کان کنی سے برطانیہ میں ایک نئی صنعت کا اضافہ ہوگا اور بیرون سے پوٹاش کی درآمد پر نہایت اہم اثر ہوگا۔ بیرون میں فلسطین بھی شامل ہے جہاں یہودیوں کی بحرہ مردار کی پوٹاش کی کانیں عرب یہودی تنازعہ کے سلسلہ میں کافی شہرت حاصل کر گئی ہیں (دستار)